خلافت لائبریری ربوہ

سوموار | 25-نومبر1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر269 | سوموار 13رجب-1417ھ 25نبوت 1375ہش 25نومبر1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا جنازہ

احاطہ دفتر لجنہ اماء اللہ میں پڑھا جائے گا

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا جنازہ سوموار 25-نومبر1996ء کو صبح دس بجے احاطہ دفتر لجنہ اماء اللہ میں پڑھا جائے گا۔ جس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر تدفین عمل میں آئے گی۔ اس سے قبل احاطہ صدر انجمن احمدیہ کا اعلان کیا گیا۔ احباب کرام تبدیلی نوٹ فرمالیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔

میں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 604)

اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

کلام الٰہی نے ماں باپ کے جو حقوق قائم کئے ہیں وہ تین بنیادوں پر قائم کئے۔ ایک یہ کہ ماں باپ کے شکر گزار بچے بن کے رہو۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ سے (-) حسن سلوک کرنے والے بنو اور تیسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ یہ تین بنیادی اصول ہیں ماں باپ کے حقوق کے قیام کے لئے جو کلام الٰہی میں بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ (-) فرماتا ہے (-) یہ آیات شروع یہاں سے ہوتی ہیں۔ اور ان دو آیات کا ترجمہ یہ ہے۔

تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان میں کسی ایک پر یا ان دونوں پر بڑھاپا آ جائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو۔ اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو اور رحمت کے جذبہ کے ساتھ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو اور ان کے لئے دعا کرتے ہوئے یہ کہا کرو اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی (جب میرا کسی عمل کی وجہ سے ان پر کوئی حق نہیں بنتا تھا)

سورۂ عنکبوت میں ہے۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسن سلوک۔ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اس خاص حکم میں فرماں برداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تمہارے عمل کی نیکی بدی سے تم کو واقف کروں گا۔ اور سورہ لقمان میں ہے:-

(-) اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو۔ انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا اور اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی یہ بات مت مان۔ ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھ اور اس شخص کے پیچھے چل جو میری طرف جھکتا ہے اور دینی اور دنیوی معاملات میں اس کا اسوہ اس قابل ہے کہ اس کے پیچھے چلا جائے۔ یہ تین آیات آج کے اس مضمون کے لئے میں نے منتخب کی ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل کی جو آیات ہیں ان میں مندرجہ ذیل احکام پائے جاتے ہیں۔

ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی اور اس کا بڑا گہرا تعلق ہے اس تعلیم کے ساتھ جو (دین حق) نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے دی۔

دوسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ اچھا سلوک کرو۔

تیسرے یہ کہ ان کی کسی بات پر خواہ تمہیں وہ ناپسند ہو اُف تک نہ کہو۔

باقی صفحہ 7 پر

جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 9۔ نومبر1996ء کو درج ذیل احباب کے جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر
مکرم مرزا محمد اکرم صاحب صدر جماعت لیسٹر یو۔کے

جنازہ غائب
۱۔ مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودھا
۲۔ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ۔ بیگم صاحبہ حکیم فضل الرحمان صاحب (وفات یافتہ) مربی نائیجیریا
۳۔ مکرمہ محمودہ کڑک نیر۔ بیگم صاحبہ حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب مربی سلسلہ

ولادت

○ مکرم شاہد احمد خان پاشا صاحب دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں میرے بیٹے عزیزم عامر احمد خان طارق اور امتہ الحی منورہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15۔ اکتوبر ۹۶ء بروز منگل بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا پڑنواسہ اور حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ و حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کا پڑپوتا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "جاہز احمد خان" عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعاؤں کا وارث بنے اور ان کو جذب کرنے کی اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم بشیر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی اہلیہ مکرمہ صفیہ پروین صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد شریف صاحب (سابق کاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ حال نیویارک) کو بوجہ فالج اٹیک 96-11-17 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کرایا گیا اب انہیں 96-11-21 سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد منتقل کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازی عمر کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم شیخ عطاء اللہ کارکن دفتر کمیٹی آبادی ربوہ بوجہ دقت پیشاب بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

بدی سے بچنے کی کوشش کرو۔ بدعادتوں اور بدصحبتوں کو ترک کردو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر 96

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

25- نبوت 1375 ھش 25 - نومبر 1996ء

سچ- کب' کہاں' کس طرح

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہمیشہ سچ بولنا چاہئے۔ لیکن ہمیشہ سچ بولنا۔ تین الفاظ ہیں اور ان میں سے ہر ایک لفظ کے متعلق غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ سے کیا مراد ہے۔ ہر وقت' ہر جگہ' ہر حالت میں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جس بات کا آپ کو علم ہے اور وہ سچی بھی ہے وہ سربازار بیان کی جائے یا ایک کے متعلق بات ہو تو دوسرے کے پاس کی جائے۔ یا ایک شخص کو ایسے وقت میں وہ بات بتائی جائے جب وہ سننے کے لئے تیار نہ ہو یا اس بات کا خطرہ ہو کہ اسے رنج پہنچے گا' قلق ہو گا' اس کی طبیعت پر یہ بات گراں گزرے گی۔ پس ہمیشہ کے لفظ پر غور کرنے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگرچہ ہمیشہ سچ بولنا چاہئے۔ لیکن ہمیشہ کا یہ مطلب نہیں کہ ہر وہ بات جسے آپ سچی جانتے ہیں' ہر شخص کے سامنے کہتے پھریں۔ بازاروں میں اس کا ڈھنڈورہ پیٹیں۔ چاہے نتیجہ کچھ ہی نکلے۔ دوسری بات سچ ہے۔ سچ کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ کیا آپ کی آنکھوں نے دھوکا تو نہیں کھایا۔ دیکھا کچھ کہنے کچھ لگ گئے۔ کیا آپ نے غلط تو نہیں سمجھا۔ جو بات آپ نے دیکھی ہے یا سنی ہے اس میں آپ کے جذبات بھی شامل ہو گئے ہوں۔ اور آپ اسے سچ سمجھتے ہوں اور اس لئے آپ چاہیں کہ اس سچ کا ضرور اظہار کیا جائے۔ تیسری بات بولنا ہے۔ بولنے کا بھی سلیقہ آنا چاہئے۔ بولنے کا یہ مطلب نہیں کہ جو بات زبان پر آئی کہدی۔ جب جی چاہا اور جو جی چاہا کہہ دیا۔ یہ بولنے کا طریق نہیں ہے۔ بولنے کا سلیقہ یہ ہے کہ انسان کو یہ معلوم ہو کہ کیا کہنا ہے کب کہنا ہے اور کس طرح کہنا ہے۔ اگر یہ سلیقہ نہ آتا ہو تو بعض اوقات سچ بولنا بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس کے نتائج ناموافق نکل سکتے ہیں۔

پس یہ تین الفاظ ہمیشہ سچ بولنا' ہیں تو انتہائی ضروری لیکن ان تینوں الفاظ کے متعلق غور کی ضرورت ہے اور تینوں کے مختلف زاویے سامنے رکھ کر سچ بولنا چاہئے۔ اگر آپ سے کچھ پوچھا جائے اور پوچھنے والا اس بات کا حق رکھتا ہو کہ آپ سے پوچھے تو آپ کا فرض ہے کہ سچ بولیں۔ جو کچھ آپ کو علم ہے اور جسے آپ سچ جانتے ہیں وہ ضرور کہیں۔ لیکن اگر ایک ایسا شخص جسے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ آپ سے کوئی بات پوچھے' ضروری نہیں کہ آپ اسے اس لئے کچھ بتادیں کہ آپ کے خیال میں وہ بات سچ ہے۔ یہ فساد پیدا کرنے والی بات ہو سکتی ہے۔ کچھ باتیں اس علم کے باوجود کہ سچی ہیں کہی نہیں جاتیں اس لئے کہ ان کے کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ نہیں کہ سچ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سچ بولنے کی تو ضرورت ہے۔ لیکن سچ بولنے کی ہر جگہ اور ہر موقعہ پر ضرورت نہیں ہوتی۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم سچ بولیں لیکن بولنے کے انداز کا تعین کریں۔ ہمیشہ سچ بولیں اور ہمیشہ کے متعلق بھی یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ یہ کس حالت میں اور کن اوقات میں واجب ہو جاتا ہے اور کب یہ بات ضروری نہیں رہتی۔ ہو سکتا ہے کہ اگر آپ ایک سچی بات کسی شخص سے کہیں تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہو۔ تو وقت کو پہچانئے۔ دوسرے شخص کی طبیعت کو دیکھئے اور ضرورت کو بھی دیکھئے۔ اگر یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی بات کسی کو بتائی جائے تو خواہ وہ سچی ہی ہو کیوں بتائی جائے۔ بتا کر فساد کیوں پیدا کر دیا جائے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشرہ امن کی زندگی بسر کرے۔ امن کی زندگی بسر کرنے کے لئے سچ بولنے کی تو ضرورت ہے۔ لیکن ہر وقت اور ہر موقعہ پر سچ بولنے کی ضرورت نہیں۔ جب ضرورت پڑے سچ بولا جائے۔ جب پوچھنے والا حق رکھتا ہو پوچھنے کا اور وہ آپ سے پوچھے تو آپ یقیناً سچ بولیں۔

بعض اوقات لوگ ہر انٹ شنٹ بات کہہ کر کہہ دیتے ہیں کہ یہی تو مجھ میں خامی ہے کہ میں سچی بات ضرور کر دیتا ہوں میں چھپاتا ہی نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ پوچھا کس نے ہے۔ کسی نے بھی نہیں پوچھا۔ اور آپ خوامخواہ ڈگڈگی بجانے لگ گئے ہیں۔ لوگوں کے سامنے بھی انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر' یہ بات اکثر فساد پیدا کرتی ہے۔ بہت سی سچی باتیں ایسی ہیں جن کا بیان شرافت سے دور ہوتا ہے۔ وہ نجی باتیں ہیں کسی کی ذاتی زندگی کی باتوں کو اچھالنا محض اس لئے کہ وہ سچی باتیں ہیں۔ بہت غلط طریق ہے۔

صحافت میں خاص طور پر اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کسی کی نجی زندگی کو دوسروں کے سامنے نہ رکھا جائے۔ نجی زندگی کی باتیں ہوتی تو سچی ہیں لیکن اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی کہ ان باتوں کو دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ خدا تعالیٰ ستار ہے۔ وہ باتوں کو چھپاتا ہے۔ ہم ستاری سے کیوں کام نہ لیں۔ ہمیں بھی اپنی استعداد اور استطاعت کے مطابق خدا تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھنا چاہئے اور ان پر عمل کرنا چاہئے۔ ستاری یہی ہے کہ بات سچی بھی ہو اور چھپائی بھی جائے۔ چھپائی اس لئے جائے کہ اس کے کہہ دینے سے فساد کا خطرہ ہے۔ دوسرے آدمی کی طبیعت کو بے وجہ ملول کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

پس یہ تین الفاظ ہمیشہ سچ بولنا نہایت ضروری ہیں لیکن ان پر غور کرنا ان الفاظ سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ اگر ہم ان پر غور نہ کریں تو ہر بات کو ہر جگہ پر بغیر سوچے سمجھے کہتے چلے جائیں۔ یہ بھی نہ دیکھیں کہ فائدہ ہے یا نقصان اور یہ بھی نہ سوچیں امن ہوتا ہے یا فساد۔

پس یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ سچ نہ بولا جائے کہنا تو ہمیں یہی ہے کہ سچ بولو لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے سچ بولنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ سچ کب بولا جائے۔ کہاں بولا جائے اور کس طرح بولا جائے۔ کب کہاں اور کس طرح اس سلسلے میں تین نہایت اہم الفاظ ہیں اگر آپ کسی کو طیش دلانا چاہتے ہیں اور اس کی سچی بات اس کے سامنے رکھ رہے ہیں تو کیا آپ کا خیال ہے کہ وہ معاشرے میں امن پیدا ہونے دے گا۔ وہ یقیناً ایسی بات کرے گا جس سے معاشرے کا امن تہ و بالا ہو۔ کس طرح بات کی جائے۔ بات تو سچی ہے لیکن آپ نے کی اس طرح کہ اس شخص کے دل کو دکھ پہنچا۔ اگر آپ نصیحت کے طور پر اور آپ اسے اپنا بھائی سمجھتے ہوئے اور اس کے ساتھ اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہوئے بات کرتے تو وہ برداشت کر لیتا۔ سچی بات بھی بعض اوقات برداشت نہیں کی جاتی' بعض اوقات حالات کی وجہ سے نہیں کی جاتی۔ بعض اوقات بات کرنے کا سلیقہ نہ ہونے کی وجہ سے برداشت نہیں کی جاسکتی۔

بہرحال کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا فرض تو یہی ہے کہ ہم ہمیشہ سچ بولیں لیکن سچ بولنے کے متعلق یہ غور کرنا نہایت ضروری ہے کہ کب بولا جائے' کہاں بولا جائے' کس طرح بولا جائے۔ اگر ہم اس بات کو پوری طرح سمجھ لیں تو معاشرے کی اصلاح بھی ہو سکتی ہے اور معاشرہ امن کی زندگی بھی بسر کر سکتا ہے۔ ورنہ سچ بول کر اگر فساد پیدا کر دیا جائے تو یہ سچ بولنے کا طریق انسانی زندگی کے لئے مضرت رساں ہو گا۔ لوگوں کے آپس میں لڑنے جھگڑنے کا باعث ہو گا۔ حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشرہ امن کی زندگی بسر کرے۔ کسی بات کے نہ کہنے سے اگر امن پیدا ہو سکتا ہے تو خواہ وہ سچی ہی کیوں نہ ہو وہ بات کہنے کی ضرورت نہیں۔

پس آیئے ہم ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ بولنا تو سچ ہے لیکن کہاں کب اور کس طرح۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھی کلاس نمبر 96

گذشتہ کلاسز میں پڑھائی جانے والی

بعض ادویہ کا مختصر تذکرہ

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں 17 جولائی 1995ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر96

لندن (17۔ جولائی 1995ء) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کی گزشتہ کلاسز میں پڑھائی جانے والی بعض ادویہ کا مختصر ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اگر سرجیکل شاکز سے گردے فیل ہو جائیں تو کاسٹیکم بہت مفید دوا ہے۔ کاسٹیکم کے ساتھ اگر آرنیکا بھی ملا دیا جائے تو بہت اچھا کام کرتی ہے۔ اچانک Collapse ہونے میں کاربوویج (Carboveg) اور ایکسیڈنٹ میں ایکونائٹ (Aconite) اور آرنیکا (Arnica) ملا کر دیں اور اس کے علاوہ کاربوویج اگر ایک دم ساری طاقت ڈوبتی محسوس ہو تو مفید ہے۔ اگر چھوٹی عمر میں بڑی عمر آجائے تو برائیٹا کارب اور برائیٹا میور دونوں زیادہ تر مفید ہیں۔

آپریشن کے بعد جو پیٹ میں ہوائیں ہوتی ہیں ان کے لئے کاربوویج تجویز کی گئی ہے۔ بعض بہت Low دیتے ہیں' 3x اور بعض 6 پوٹنسی سے لے کر 200 تک مختلف تجربے بتاتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ چھوٹی پوٹنسی سے شروع کر کے اگر فائدہ نہ ہو تو اسے آگے بڑھا دیا جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ ہر مریض میں ایک ہی پوٹینسی کام نہیں کرتی۔ مختلف مریض مختلف پوٹینسیاں چاہتے ہیں۔ اگر بالعموم حساس مزاج کا ہو اس کو اگر آپ سونے کے لئے 200 میں نکس وامیکا دیں تو اس کی نیند بالکل ہی اڑ جاتی ہے۔ اور جو مزاج کے روزمرہ کے نسبتاً اکھڑ ہوں' زیادہ سخت اعصاب کے ہوں ان کو 30 کام نہیں کرتی ان کو 200 میں دیں تو کام کرتی ہے۔ انہیں زیادہ گہرا Message دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ ایسے مریضوں میں میں نے دیکھا ہے کہ 30 دی تو ناکام ہوئی۔ 200 دی تو فائدہ ہو گیا۔ تو ہومیو پیتھی پوٹنسی جو ہے بہت ہی Delicate معاملہ ہے۔ اس کو بڑے غور سے استعمال کرنا چاہئے۔

میرے نزدیک یہ ضروری نہیں کہ آپریشن کے بعد پیٹ کی ہوا میں کاربوویج کام کرے۔ بعض کو میں نے دے کر دیکھی ہے بالکل کام نہیں کیا۔ اس کے بجائے نکس وامیکا نے کام کیا ہے۔

عام طور پر ہوا کے تعلق میں تین دوائیں نمایاں طور پر ملیں گی۔ چائنا لائیکوپوڈیم اور کاربوویج اور اس کا آسان فارمولا ٹوٹکے کے طور پر آپ کو ہومیوپیتھک کتابوں میں یہ ملے گا کہ اوپر دباؤ کاربوویج اور نیچے دباؤ لائیکوپوڈیم اور سارے پیٹ میں چائنا۔ یہ ٹھیک نہیں۔ یہ فارمولا بہت کم کام کرتا ہے۔ کاربوویج کے ساتھ بالعموم بدبو ہونا بہت ضروری ہے۔ جسم کے اندر یا درمز ہیں یا کوئی اور چیزیں کام کر رہی ہیں اس کی وجہ سے متعفن ہوا پیدا ہوتی ہے۔ یہ پہچان ایسی ہے جو نسبتاً زیادہ موثر اور زیادہ کار آمد ہے۔ دوسرے چائنا کی جو پہچان ہے بغیر بدبو کے ہوا اور سارے پیٹ میں گڑ بڑ کرے۔ یہ دراصل ملیریا کے بعد کی جو خشکی ہوتی ہے اس سے تعلق رکھتی ہے اور اس کی خاص پہچان ہے کہ ہوا پھرتی رہتی ہے اور خشک سی انتڑیاں ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس میں چائنا کام فوری نہ بھی کرے تو رفتہ رفتہ اس مزاج کو بدل دے گی جو خشکی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

لائیکوپوڈیم دراصل جگر کی دوا ہے۔ اور لائیکوپوڈیم کی ایک حرکت ہے اس کی بیماریاں اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرتی ہیں۔ اس وجہ سے جو پیٹ کی تکلیفیں ہیں وہ نیچے آکر Settle ہو جاتی ہیں۔ اور دوسرا اس میں رخ ہے دائیں طرف سے بائیں طرف کا۔ تو محض چھوٹی چھوٹی علامتوں کو سطحی طور پر اکیلا اکیلا دیکھ کر آپ حقیقی معنوں میں ہومیو پیتھی علاج نہیں کر سکتے۔ مزاج سمجھ لیں تو اس کے نتائج میں سے بعض دفعہ ایک نتیجہ ان علامتوں میں سے مطابقت کھا جائے گا۔ بعض دفعہ نہیں کھائے گا۔ بعض دفعہ مقامی طور پر نیچے کی طرف تکلیف ہوتی ہے۔ ضروری تو نہیں کہ لائیکوپوڈیم ہی اثر کرے۔ لائیکوپوڈیم کی خاص علامت یہی ہے کہ اس کی حرکت اوپر سے نیچے کی طرف اور دائیں سے بائیں کی طرف ہے۔ اور جگر کی یہ ایک چوٹی کی دوا ہے۔ اگر جگر مرکز ہو تکلیفوں کا اور وہ تکلیفیں انتڑیوں سے ہوتی ہوئی بالآخر نچلے حصے میں آکر جمع ہو جائیں۔ یہ عموماً عارضی طور پر نہیں ہوا کرتا بلکہ ایک نسبتاً لمبے عرصے کی بیماری کے نتیجے میں یہ علامت پیدا ہوتی ہے۔

کولوفائیلم کے متعلق یہ کہنا ہے کہ اگر ایسی مریضائیں جن کے متعلق یا Abortion کے مسئلے ہوں یا برتھ میں Difficulties پہلے معلوم ہوں ان کو کولوفائیلم پہلے کچھ عرصہ کھلائی جائے تو دونوں خطرات کے خلاف بہت اچھا کام کرتی ہے۔ اور مریضائیں جن کو کولوفائیلم کچھ عرصہ کھلائی جائے ان کی Child Birth آسان ہو جاتی ہے۔ چائلڈ برتھ کو آسان کرنے کا ٹیکسالی کا جو فارمولا ہے وہ پلسٹیلا ہے۔ آرنیکا تو ویسے ہی دینا چاہئے۔ ہر چائلڈ برتھ سے ہفتہ دس دن پہلے اونچی طاقت میں دیں اور پلسٹیلا دردوں کو لیٹ کر دیتی ہے۔ اس میں اچھا اثر دکھاتی ہے لیکن اگر دردیں زیادہ ہوں اور غلط ہوں تو پھر الگ الگ دوائیں ہیں۔ لیکن کولوفائیلم اگر علامتیں ظاہر نہ ہوئی ہوں' کچھ بھی نہیں پتہ کہ مریض کس طرح Behave کرے گا اس کو پہلے سے شروع کروا دیں۔ تو اس کے لئے فائدہ مند ہے۔ آواز بیٹھنے کی جو چوٹی کی دوا ہے جو اس نے تجویز کی ہے وہ ہے کاسٹیکم۔ یہ کہتا ہے کہ پیشاب میں بلیڈر (Bladder) کے Muscles ٹائٹ ہو جاتے ہیں بعض دفعہ تو اس میں بھی کاسٹیکم 200 میں ہی فائدہ دے گی۔ ہاں اگر فالج ہو تو اس میں 1000 Repeat کیا جا سکتا ہے۔ میں تو روزانہ 1000 کاسٹیکم دے دیتا ہوں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل آرام آجاتا ہے۔ جرمنی سے ایک مریضہ نے مجھے لکھا کہ میں نے دن میں تین دفعہ 1000 استعمال کیا اور نقصان تو نہیں ہوا بلکہ جو فالج اسی سلسلے میں لمبے عرصہ سے ٹھہرا ہوا تھا وہ 24 گھنٹے میں ٹھیک ہو گیا۔

بچوں کے دانت نکالنے کے موقعہ پر کیمومیلا اور کلکیریا فلور کام آتی ہے۔ کیمومیلا بچوں میں چڑچڑا پن کے لئے دیتے ہیں۔ چڑچڑا پن ایک عمومی علامت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے کیمومیلا دے دیتے ہیں۔ مگر اگر آپ چاہیں کہ بچہ ہنسی خوشی ٹھیک ٹھاک دانت نکالے' کم سے کم تکلیفیں ہوں تو اس کے لئے ایک فارمولا (نسخہ) ہے۔ فیرم فاس + سلیشیا + کلکیریا فلور میگ فاس یا کالی فاس میگ فاس اگر درد ہو ورنہ کالی فاس یہ اگر دینا شروع کر دیں تو شروع میں دو تین دن' دن میں تین دفعہ پھر ایک دفعہ کر دیں اور وہ زمانہ جس میں وہ دانت نکالتا ہے اس میں اگر مسلسل دیں تو بغیر کسی تکلیف کے بچہ آرام سے دانت نکال لیتا ہے۔ اور ایک دفعہ تکلیف شروع ہو جائے اور چڑچڑا پن آجائے تو پھر کیمومیلا کام کرتی ہے ورنہ نہیں کرتی۔ یہ کلکیریا فلور + فرم فاس + سلیشیا کالی فاس یہ نسخہ ہر قسم کی Inflammation کو بھی کم کرتا ہے۔ اس کی Growth کے لئے جو چیزیں ضروری ہیں ان میں سلیشیا اور کلکیریا فلور ان کو یہ زیادہ مقدار میں Produce کرنے لگ جاتا ہے۔ تو اکثر یہ نسخہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت کامیاب ہے اور شاذ ہی کسی اور چیز کی ضرورت پڑی ہو۔ یہ شروع کروا دیں تو آسانی سے دانتوں کے نکلنے کا زمانہ گزر جاتا ہے' بغیر تکلیف دیئے۔ ہاں اگر دانتوں کے شروع میں رنگ بگڑا ہوا ہو تو اس کے لئے اور دوائیں بھی ہیں مثلاً Staphysagaria ہے مثلاً مرک سال ہے۔ اس وقت اس کی مرض پہچان کر اس کی دوا دینی چاہئے لیکن سلیشیا خود کافی کور کرتی ہے ان چیزوں کو' اگر سلیشیا وقت پر مل جائے کلکیریا فلور کے ساتھ تو عموماً پھر ایسے دانت صحت مند ہی اگتے ہیں' کوئی خرابی نہیں دیکھی گئی۔

Sea Sickness کے لئے یا موٹر وغیرہ میں چلتے ہوئے Sickness کے لئے کاکولس (Cocculus) سے تعلق ہے۔ اور عمومی تعلق اپی کاک (Ipecac) سے ہے۔ نکس وامیکا اچھی ہے متلی میں۔ یہ فارمولا میں نے بنایا ہوا تھا متلی کا عمومی اور اکثر اچھا کام کرتا تھا۔ اس میں کاکولس + نکس وامیکا + اپی کاک اور آرسینک یہ چیزیں تھیں۔ اگر یہ فیل کریں تو پھر دوسری چیزیں دیتا تھا۔ مگر میرا طریقہ یہ تھا ابھی بھی بچوں کو جو دیتا ہوں اور اس میں فائدہ ہوتا ہے۔ سفر سے پہلے اگر ایک گھنٹہ پہلے ایک خوراک دے دیں اور پھر سفر پر چلنے سے پہلے چند منٹ پہلے پھر ایک اور خوراک دے دیں۔ پھر گھنٹے دو گھنٹے کے بعد دہرا دیں تو بالعموم بالکل آرام سے سفر گزر جاتا ہے۔

اس سے ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ بچے کو نیند آجاتی ہے بڑے کو بھی اور نیند کی وجہ سے متلی نہیں ہوتی۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ایسے مریض کو خواہ مخواہ جگایا نہ جائے۔ یہ نسخہ ہر قسم کی Travel sickness کے لئے مفید ہے۔

انڈے سے اگر دست لگ جائیں تو چینینم آرس نسخہ ہے اور انڈے سے ویسے تکلیفیں ہوں تو کلکیریا کارب اونچی طاقت میں مفید ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

جب انسان ایک راست باز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راست بازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں شریروں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کر جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ ادیان عالم

ہجرت حبشہ

بہرحال اب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے جب یہ حالت دیکھی تو فرمایا کہ حبشہ کا بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہے اس کی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا وہاں ہجرت کر جاؤ" حبشہ کا ملک براعظم افریقہ کے شمال مشرق میں واقع تھا اس زمانہ میں وہاں کا بادشاہ اصحمہ نامی تھا۔ بلکہ اب تک بھی وہاں کا حکمران اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق رجب 5 نبوی میں سب سے اول گیارہ مرد اور چار عورتوں نے ہجرت کی۔ ان میں سے زیادہ مشہور کے نام یہ ہیں۔ حضرت عثمانؓ بن عفان اور ان کی زوجہ رقیہؓ بنت رسول اللہ ﷺ عبدالرحمٰنؓ بن عوف، زبیرؓ بن العوام، ابو حذیفہؓ بن عتبہ۔ عثمانؓ بن مظعون، مصعب بن عمرؓ، ابو سلمہ بن عبدالاسد اور ان کی زوجہ ام سلمہ، یہ مہاجرین کا قافلہ عموماً ان لوگوں پر مشتمل تھا جو طاقتور قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔ کیونکہ کمزوروں میں جو آزاد تھے۔ ان میں تو طاقت ہی نہ تھی۔ اور جو غلام تھے۔ وہ یوں بھی بے بسی کی حالت میں تھے۔

غرض یہ مومنین کا قافلہ جب شعیبہ پہنچا۔ جو اس زمانہ میں عرب کی ایک مشہور بندرگاہ تھا تو انہیں فوراً ایک تجارتی جہاز مل گیا جس پر یہ سوار ہو گئے۔ قریش کو جب اس واقعہ کا علم ہوا۔ تو انہوں نے فوراً تعاقب کیا۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ جہاز روانہ ہو چکا تھا۔ ناچار خائب و خاسر واپس لوٹ آئے۔

ان کے اس طرح ناکام واپس آنے پر قریش مکہ نے باہم مل کر یہ فیصلہ کیا۔ کہ نجاشی اور اس کے درباریوں کے پاس مع بیش قیمت تحائف کے دو سفیر بھیجے جائیں۔ جو وہاں جا کر درخواست کریں کہ چند بیوقوف لوگ جنہوں نے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے ملک میں ایک فساد عظیم برپا کر دیا ہے۔ بھاگ کر آپ کے ملک میں آ گئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ انہیں واپس کر دیں۔

چنانچہ اس غرض کے لئے عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو منتخب کیا گیا۔ یہ دونوں حبشہ کے دارالسلطنت اکسوم میں پہنچے۔ پہلے تحائف پیش کر کے درباریوں کو اپنے ساتھ ملایا۔ پھر نجاشی کے دربار میں حاضر ہوئے۔ اور خوب اچھی طرح سے قریش کے خیالات کی ترجمانی کی درباریوں نے بھی تائید کی۔ لیکن نجاشی جو ایک بیدار مغز اور روشن ضمیر انسان تھا اس نے یک طرفہ فیصلہ دینے سے انکار کر دیا اور کہا۔ میں جب تک مسلمانوں کا بیان بھی نہ سن لوں کوئی صحیح رائے قائم نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مسلمان مہاجرین بھی بلائے گئے۔ نجاشی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے اور یہ کیا دین ہے جو تم نے نکالا ہے" حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے مسلمانوں کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے جواب دیا۔ کہ

اے بادشاہ! ہم جاہل لوگ تھے۔ بت پرستی کرتے تھے۔ مردار کھاتے تھے۔ بدکاریوں میں مبتلا تھے قطع رحمی کرتے تھے ہمسایوں سے بدمعاملگی کرتے تھے اور ہم میں سے مضبوط کمزور کا حق دبا لیتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک رسول بھیجا۔ جس کی نجابت اور صدق و امانت کو ہم سب جانتے تھے۔ اس نے ہم کو توحید سکھائی اور بت پرستی سے روکا اور راست گفتاری اور امانت اور صلہ رحمی کا حکم دیا اور ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی اور بدکاری اور جھوٹ اور یتیموں کا مال کھانے سے منع کیا اور خونریزی سے روکا۔ اور ہم کو عبادت الٰہی کا حکم دیا۔ ہم اس پر ایمان لائے اور اس کی اتباع کی۔ لیکن اس وجہ سے ہماری قوم ہم پر ناراض ہو گئی اور اس نے ہم کو دکھوں اور مصیبتوں میں ڈالا اور ہم کو طرح طرح کے عذاب دیئے اور ہم کو اس دین سے جبراً روکنا چاہا۔ حتیٰ کہ ہم تنگ ہو کر اپنے وطن سے نکل آئے اور آپ کے ملک میں آ کر پناہ لی۔ پس اے بادشاہ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کے ماتحت ہم پر ظلم نہ ہو گا"

نجاشی! اس تقریر سے بہت متاثر ہوا۔ اور حضرت جعفر سے کہنے لگا جو کلام تم پر اترا ہے وہ مجھے سناؤ۔ اس پر حضرت جعفر نے بڑی خوش الحانی سے سورہ مریم کی چند آیات سنائیں یہ آیات سن کر نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس نے رقت بھرے لہجہ میں کہا خدا کی قسم یہ کلام اور ہمارے مسیح کا کلام تو ایک ہی منبع نور کی کرنیں معلوم ہوتی ہیں" یہ کہہ کر نجاشی نے قریش کے وفد کو کہا کہ تم واپس چلے جاؤ۔ میں ان مظلوم لوگوں کو تمہارے خونی پنجہ میں نہیں دینا چاہتا۔

مگر قریش اپنا پورا زور لگانے کے بغیر کیسے واپس جا سکتے تھے دوسرے دن عمرو بن العاص پھر دربار میں حاضر ہوا اور نجاشی سے عرض کیا کہ

"جناب آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ لوگ مسیح کے متعلق کیا کہتے ہیں۔" نجاشی نے کہا بہت اچھا ہم مسیح کے متعلق بھی ان کی تعلیم سن لیتے ہیں" چنانچہ مسلمان پھر حاضر ہوئے اور حضرت جعفر نے کہا۔

"اے بادشاہ! ہمارے اعتقاد کی رو سے حضرت مسیح اللہ کا ایک بندہ ہے۔ خدا نہیں ہے۔ مگر وہ اس کا ایک بہت مقرب رسول ہے اور اس کے اس کلام سے عالم ہستی میں آیا ہے جو اس نے مریم پر ڈالا۔"

نجاشی نے فرش سے ایک تنکا اٹھا کر کہا کہ

"واللہ جو مرتبہ مسیح کا تم نے بیان کیا ہے۔ میں اس تنکے کے برابر بھی اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا" گو نجاشی کے اس کلام پر دربار کے پادری بھی جو مسیح کو ابن اللہ کہتے تھے برہم ہوئے لیکن نجاشی نے ان کی کچھ پرواہ نہ کی اور قریش کے سفیر بالکل ناکام واپس آئے۔ ان کا اس طرح ناکام واپس آنا قریش پر بہت گراں گزرا اور

باقی صفحہ 6 پر

جلسہ مذاہب عالم

27۔ دسمبر کے دن کی اس کارروائی سے متعلق منتظمین جلسہ کے بیانات درج کئے جاتے ہیں۔

پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹے کا وقفہ تھا۔ لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے پیش ہونا تھا۔ اس لئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجنے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا کہ اسلامیہ سکول کا وسیع میدان جلد جلد بھرنے لگا۔ اور چند ہی لحموں میں تمام مکان پر ہو گیا۔ اس وقت کوئی سات آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا۔ مختلف مذاہب و ملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتدبہ اور ذی علم آدمی موجود تھے۔ اگرچہ کرسیاں اور میزیں اور فرش نہایت ہی وسعت کے ساتھ مہیا کیا گیا لیکن صدہا آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا۔ اور ان کھڑے ہوئے شائقینوں میں بڑے بڑے روساء عمائد پنجاب، علماء فضلا بیرسٹر وکیل پروفیسر، اکسٹرا اسسٹنٹ ڈاکٹر، غرضیکہ اعلیٰ طبقے کے مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ ان لوگوں کے اس طرح جمع ہو جانے اور نہایت صبر و تحمل کے ساتھ جوش سے برابر چار پانچ گھنٹے اس وقت کھڑا رہنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان ذی جاہ لوگوں کو کہاں تک اس مقدس تحریر سے ہمدردی تھی۔

مصنف تقریر اصالتاً" تو شریک جلسہ نہ تھے لیکن خود انہوں نے اپنے ایک شاگرد خاص جناب مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو مضمون کے پڑھنے کے لئے بھیجا ہوا تھا۔ اس مضمون کے لئے اگرچہ اس کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے۔ لیکن حاضرین جلسہ کو اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی کہ موڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی کہ جب تک یہ مضمون نہ ختم ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جائے۔ ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کے منشا کے مطابق تھا۔ کیونکہ جب وقت مقررہ کے گزرنے پر مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لئے دے دیا تو حاضرین اور موڈریٹر صاحبان نے ایک نعرہ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کی کارروائی ساڑھے چار بجے ختم ہو جانی تھی لیکن عام خواہش کو دیکھ کر عام جلسہ کی کارروائی ساڑھے پانچ بجے تک جاری رکھنی پڑی کیونکہ مضمون تقریباً چار گھنٹے میں ختم ہوا۔ اور شروع سے آخیر تک یکساں دلچسپی اور مقبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب)

اگرچہ اس مضمون کے ختم ہوتے ہوتے شام کا وقت قریب آ گیا لیکن یہ ابھی پہلے سوال کا جواب تھا۔ اس مضمون سے حاضرین جلسہ کو بلا استثنٰے احد ایسی دلچسپی ہو گئی کہ عام طور پر ایگزیکٹو کمیٹی سے استدعا کی گئی کہ کمیٹی اس جلسہ کے چوتھے اجلاس کا انتظام کرے۔ جس میں باقی سوالات کا جواب سنایا جاوے۔ کیونکہ حسب اعلان ایگزیکٹو کمیٹی جلسہ کے تین ہی اجلاس ہونے تھے۔ اور تیسرے اجلاس کے سپیکر پہلے سے ہی مقرر ہو چکے تھے۔ جلسے کا دن بڑھانے کے لئے موڈریٹر صاحبان کی خاص رضامندی تھی۔ علاوہ ازیں سناتن دھرم کی طرف سے اور آریہ سماج کی طرف سے بھی استدعا تھی کہ ان کی طرف سے اور زیادہ (Representation) ہو اس لئے ایگزیکٹو کمیٹی نے انجمن حمایت اسلام کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحب سے جو وہاں موجود تھے چوتھے دن کے لئے استعمال مکان کی اجازت لے کر میر مجلس کو اطلاع دی کہ چوتھے دن کا اعلان کر دیں۔ مضمون ساڑھے پانچ بجے ختم ہو گا۔ جس پر ذیل کے الفاظ میں میر مجلس نے آج کے اجلاس کی کارروائی کو ختم کیا۔

میرے دوستو آپ نے پہلے سوال کا جواب جناب مرزا صاحب کی طرف سے سنا۔ ہمیں خاص کر جناب مولوی عبدالکریم صاحب کا مشکور ہونا چاہئے جنہوں نے ایسی قابلیت کے ساتھ اس مضمون کو پڑھا۔ میں آپ کو مژدہ دیتا ہوں آپ کے اس فرط شوق اور دلچسپی کو دیکھ کر جو آپ نے مضمون کے سننے میں ظاہر کی اور خصوصاً ماڈریٹر صاحبان اور دیگر عمائد و روساء کی فرمائش سے ایگزیکٹو کمیٹی نے منظور کر لیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے بقیہ حصہ مضمون کے لئے وہ چوتھے دن اپنا آخری اجلاس کرے۔ اب مغرب کا وقت قریب آ گیا ہے اور میں زیادہ وقت آپ کا لینا نہیں چاہتا۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (جہری دلی دعائیں کے لئے) فرماتے ہیں۔

دعا اور (عبادت) کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں۔ یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے (عبادت) اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اس سے دعا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں۔ بہت سے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو تبری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو (عبادت) بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے مگر قبول نہیں ہوتی ہے یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے (عبادت) اور دعا میں جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہو سکتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہو گا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد شریف

حضرت راجہ پائندے خاں

راجہ پائندے خاں موضع دار اپور تحصیل پنڈ دادنخاں تھانہ جلالپور شریف ضلع جہلم کے رئیس اعظم تھے۔ پہلی جنگ عظیم میں راجہ صاحب نے برطانوی گورنمنٹ کو جنگ کے وقت ہر قسم کی امداد دی۔ اس کے صلے میں حکومت برطانیہ نے آپ کو بے شمار مربعے اور جاگیریں بطور انعام دیں۔

راجہ صاحب عام طور پر سول لائن جہلم شہر میں رہتے تھے۔ اس جگہ کوٹھیاں وغیرہ بنائی ہوئی تھیں۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب چونکہ حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔

پہلے اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے پھر جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مان لیا (بیعت کر لی) تو نیا محلہ عید گاہ جہلم شہر والی بیت میں آگئے۔ راجہ صاحب مولوی صاحب موصوف کو بہت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جب مولوی برہان الدین صاحب نے بیعت کی۔ تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ اور حضرت مولوی صاحب کی خدمت کرتے رہتے۔ جمعہ باقاعدہ نیا محلہ والی بیت میں پڑھتے ایک مستقل خدمت اس طرح کرتے تھے کہ جب نئی گندم شروع ہوتی۔ تو ضرورت کے مطابق گندم کی بوریاں حضرت مولوی صاحب کے گھر بھیج دیتے۔ ہاں ایک دفعہ ایسا بھی ہوا۔ کہ اس سال راجہ صاحب نے حضرت مولوی صاحب کے گھر گندم کی بوریاں نہ بھیجیں۔ پتہ چلا کہ راجہ صاحب کسی وجہ سے ناراض ہیں اور اس لئے انہوں نے گندم نہیں بھیجی۔ مولوی صاحب پہلے تو پریشان رہے کہ گندم نہیں آئی۔ کیا بنے گا۔ چند دن کے بعد فرمانے لگے۔ گندم نہیں آئی تو چلو بت ٹوٹا۔ شرک ختم ہوا۔ ہم اس خیال میں رہتے ہیں کہ راجہ صاحب گندم بھیجیں گے تو گزارہ ہو گا۔ اب، ہم خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ وہ ہمارا رازق ہے۔ وہ خود ہی بندوبست کرتا رہے گا تھوڑے دن کے بعد راجہ صاحب آئے تو ان کو پتہ چلا۔ کہ مولوی صاحب نے ہماری گندم سے بے نیازی کا اظہار کر دیا ہے۔ تو آپ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور معافی مانگی۔ پھر گندم بھیجی اور قبول کرنے کے لئے درخواست کی۔

جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مولوی کرم دین بھیں والے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لائے تو فضل الحق سیٹھی صاحب نے بیان کیا کہ وہ اور حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب دونوں چار بجے بعد دوپہر بذریعہ کشتی دار اپور گئے۔ ان دنوں موٹریں نہیں ہوتی تھیں کشتیوں پر بیٹھ کر ہی سفر ہوتا تھا۔ دار اپور چونکہ دریا کے کنارے پر ہے اس لئے کشتی کے ذریعے شام کو دار اپور پہنچے۔ تھوڑا سا فاصلہ پیدل طے کرنا پڑا۔ جب گاؤں میں پہنچے تو راجہ صاحب بڑے خوش ہوئے کہ میرے مہمان آگئے ہیں۔ کھانا وغیرہ کھانے کے بعد راجہ صاحب کو خوشخبری بتلائی گئی کہ حضرت صاحب فلاں تاریخ کو جہلم تشریف لا رہے ہیں ہم نے سب بندوبست کرنا ہے۔ راجہ صاحب نے فرمایا کہ کتنا چندہ دے دوں فضل الحق صاحب فرمانے لگے کہ میں نے کہا کہ راجہ صاحب ہم چندہ لینے نہیں آئے ہم تو اس لئے آئے ہیں۔ کہ ہم شہری غریب لوگ ہیں۔ حضرت صاحب کے ٹھہرانے کا پہلے بندوست کرنا۔ پھر ان کے ساتھ اپنا عملہ ہو گا۔ ارد گرد کی جماعتوں کے سب دوست کچہری جہلم میں آجائیں گے پھر دوسرے یہ کہ دنیا نے حضرت صاحب کو دیکھنے کے لئے جوق در جوق آنا ہے ان سب کے لئے کھانے کا بندوبست کرنا ہے۔ اس پر راجہ صاحب نے فرمایا۔ چلو میں آٹے کی ایک دو بوریاں دے دوں گا۔ اس پر ہم نے کہا کہ راجہ صاحب سب آپ نے بندوبست کرنا ہے آپ ذرا خیال تو کریں۔ بہت بڑا بندوست کرنا ہے۔ تب راجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ اچھا اب میں ساری بات سمجھ گیا۔ مطلب یہ کہ سارا بندوبست میں نے کرنا ہے۔ اچھا آپ ایسا کریں۔ کہ جہلم شہر میں سول لائن میں سردارنی کی کوٹھی میں صفائی کرالیں۔ حضرت صاحب کو وہاں ٹھہرائیں گے۔ غلہ منڈی میں ایک ہندو ایجنٹ ہے۔ اس کے نام رقعہ دیا۔ کہ اس کو کہہ دیں۔ کہ آٹے کی بوریاں ریڑوں پر لدا کر وہاں کوٹھی میں ڈھاکیں لگا دیں۔ جتنی ضرورت ہو گی خرچ کرنے کے بعد باقی جو آٹا بچ جائے گا۔ بوریاں واپس لے آنا۔ لیکن وہاں کوٹھی میں سٹور زیادہ رکھیں فضل الحق صاحب فرمانے لگے۔ ہم نے کہا۔ کہ راجہ صاحب اب آٹا تو پہنچ گیا۔ لیکن روٹی کھانے کے لئے گوشت کا انتظام بھی تو کرنا ہے۔ اور اس کے لئے بکرے بکریاں گھی وغیرہ سب لوازمات ہوں گے تب کام چلے گا۔ اس پر راجہ صاحب فرمانے لگے۔ ہاں ہاں یہ بھی تو بندوبست کرنا پڑے گا تب راجہ صاحب نے اپنے نوکروں کو بلایا اور ان کو حکم دیا۔ کہ بکریوں کا ایک ریوڑ جہلم شہر سردارنی کی کوٹھی میں لے جاویں۔ اسی طرح دوسرے نوکروں کو حکم دیا کہ اونٹوں پر جنگل سے خشک لکڑی لے جاویں۔ جو بکرے بچ جاویں۔ وہ واپس لے آویں۔ پورا ریوڑ وہاں موجود ہو۔ ایسا نہ ہو کہ گوشت کی کمی آجاوے۔

اس کے بعد فرمایا۔ کہ مولوی صاحب جب آٹے کے ریڑے جانے لگیں تو ان پر گھی کے ٹین لادلینا۔ اور دوسری جن چیزوں کی ضرورت ہے۔ ان کا بھی بندوبست کرنا۔ پھر مجھے بتلا دینا۔ میں بل دے دوں گا فضل الحق صاحب فرمانے لگے۔ یہ سارا بندوبست ہو گیا۔ تو ہم دعائیں دیتے ہوئے خوش خوش واپس آئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے درجات بلند فرماوے۔ اور جنت میں جگہ عطا فرماوے۔

چنانچہ جب حضرت صاحب تشریف لائے تو وہاں سردارنی کی کوٹھی میں ٹھہرے، وہاں راجہ صاحب کی طرف سے سارے انتظام ہو چکے

باقی صفحہ 6 پر

○

اِک آستاں ہے جو باغِ جناں سے دُور نہیں
مرا قدم بھی تو اُس آستاں سے دور نہیں

بلندیوں کو ہُوں گو زیرِ پر لئے لیکن
نگاہ میری مرے آشیاں سے دُور نہیں

مجھے زمیں پہ بھی ملتی ہے آسماں کی خبر
مری زمین مرے آسماں سے دور نہیں

ہے ان کی یاد بھی اُن کی عنایتِ پیہم
میں دور ہو کے بھی اُس آستاں سے دُور نہیں

محبّتوں پہ ہوئے تخت و تاج بھی قرباں
قلندری بھی مزاجِ شہاں سے دور نہیں

کبھی کبھی لرز اٹھتے ہیں عرش کے پائے
وہ دور ہی سہی لیکن فغاں سے دور نہیں

جہانِ فردا کا ہے ایک لمحہ بھر کا سفر
سنا ہے میں نے جہاں وہ یہاں سے دور نہیں

ہر احتیاط سے چُپ چاپ بچ بچا کے چلو
گزند پھر بھی مزاجِ سگاں سے دور نہیں

وہ منزلیں جو ستاروں پہ ہیں کہیں ناہید
وہ منزلیں مرے عزمِ جواں سے دور نہیں

عبدالمنان ناہید

آپ کا خط ملا

محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق لندن سے تحریر فرماتے ہیں۔

پیارے مکرم و محترم سیفی صاحب (سلام)

گو میں رہا رہینِ ستمہائے روزگار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

میری دونوں آنکھوں میں موتیا اتر رہا ہے۔ فیصلہ ہوا کہ ایک آنکھ کا جلد اپریشن ہونا چاہئے۔ اور اس میں نیا Lense ڈالنا چاہئے چنانچہ پچھلے ماہ یہ اپریشن بخیر و خوبی ہو گیا۔ لیکن بوجہ ذیابیطس Inflamation ہو گئی ہے۔ چند دن اس کی کافی تکلیف رہی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ نظر بھی آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔ اگرچہ بحالی کی رفتار بوجہ ذیابیطس معمول سے بہت سست ہے۔ چھ سات ہفتے لکھنے پڑھنے سے معذوری رہی۔ اور ان دنوں شدت سے یہ احساس پیدا ہوا کہ ان پڑھ لوگوں کی بھی کیا زندگی ہوتی ہو گی۔ اخبارات و رسائل نہ پڑھ سکنے کے نتیجہ میں ایک عجیب سا ذہنی خلا رہا۔ جو بے حد تکلیف دہ تھا۔ معلومات حاصل کرنے کا تمام تر دارومدار ریڈیو پر رہا۔ اور اس بات پر خدا کا بے حد شکر کیا کہ کان سلامت ہیں۔ وگرنہ تو دنیا تاریک و تار رہ جاتی۔ روحانی لوگوں کو یہ نعمت تو میسر ہوتی ہے کہ دنیاوی طور پر پڑھے لکھے نہ ہونے کے باوجود الٰہی علوم براہ راست...... اور مبشر خوابوں کے ذریعہ انہیں ملتے ہیں۔ اور انہیں ان پڑھ ہونے کا قطعاً کوئی احساس نہیں رہتا کیونکہ علوم کے سرچشمہ سے براہ راست استفادہ کرتے ہیں۔ اور دل کی کھڑکی میں علم کی روشنی ایک شفاف چمکدار نور کی صورت میں داخل ہوتی رہتی ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شام پر کیمیاوی ہتھیار بنانے کا الزام

اسرائیل نے شام پر الزام لگایا ہے کہ وہ روس کی مدد سے کیمیاوی ہتھیار بنا رہا ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق اسرائیل نے خبردار کیا ہے کہ اگر شام نے یہ ہتھیار اسرائیل کے خلاف استعمال کئے تو بہت سخت جواب دیا جائے گا۔ فلسطینی اور اسرائیلی مذاکرات کنندگان مغربی کنارے کے قصبے الخلیل سے اسرائیل کی طویل عرصے سے التوا کی شکار پالیسی کی وجہ سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی کے بارے میں کسی سمجھوتے پر پہنچنے میں ناکام رہے ہیں۔

اسرائیل نے اور مغربی ممالک نے اس سے قبل عراق پر یہ الزام لگائے تھے کہ وہ کیمیاوی ہتھیار بنا رہا ہے۔ پھر لیبیا کو بھی اس الزام کا نشانہ بنایا گیا کہ وہ کیمیاوی ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ لیکن ایسے الزامات کا کبھی کوئی ٹھوس اور ناقابل تردید ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ الزامات محض دوسروں کو بدنام کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں اور ان میں صداقت کا عنصر ہمیشہ مشکوک رہتا ہے۔ اب اسرائیل نے شام پر دباؤ ڈالنے کا شاید یہی راستہ ڈھونڈا ہے کیونکہ شام عرب ملکوں میں سے وہ واحد ملک ہے جو اسرائیل کے دباؤ یا تحریص کے باوجود اپنے موقف پر اڑا ہوا ہے اور جس نے اسرائیل سے معاہدہ امن قائم کرنے کے لئے جھکنے سے انکار کر دیا ہے۔

○○○

عراق میں قحط کا خطرہ

عراق میں اقوام متحدہ کے عالمی خوراک کے ڈائریکٹر لیزوک آرتھر نے خبردار کیا ہے کہ اگر عراق پر سے اقتصادی پابندیاں مکمل طور پر نہ ہٹائی گئیں تو وہاں غذائی اشیاء کی کمی کی وجہ سے بچوں کا وہی حال ہو گا جو کچھ عرصہ قبل صومالیہ میں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ عراق میں خوراک کا ذخیرہ تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ اور گزشتہ کئی سال سے کوئی بھی مال بردار بحری جہاز نہیں آیا۔ جس سے عراق میں قحط کی صورت حال پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

عراق پر عائد اقوام متحدہ کی پابندیوں سے انسانی ہمدردی کے نکتہ نگاہ سے نرمی کرنے کے لئے دنیا کے کئی ممالک نے کوششیں کی ہیں۔ ان میں امریکہ کے حلیف فرانس اور برطانیہ بھی شامل ہیں۔

قارئین کرام کو یاد ہو گا کہ آج سے کچھ ہفتے قبل جب عراق کا اقوام متحدہ کے ساتھ معاہدہ ہوا جس کی تحت عراق کو خوراک اور ادویات کے لئے کچھ محدود تعداد میں تیل برآمد کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ تو امریکہ نے اس کی مخالفت کی تھی اور ابھی تک اس پر عمل درآمد کی نوبت نہیں آسکی۔ امریکہ عراق کو کسی بھی قسم کی سہولت نہ دینے کی پالیسی پر بدستور چل رہا ہے۔

○○○

مسٹر بطروس غالی کا انتخاب

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر بطروس غالی کے عہدے کی میعاد اس سال 31۔ دسمبر کو پوری ہو رہی ہے۔ مسٹر غالی اگلے 4 سال کی مدت کے لئے بھی اس عہدے پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ دنوں جب یہ معاملہ سیکیورٹی کونسل میں پہنچا تو سلامتی کونسل کے 14 ارکان نے مسٹر بطروس غالی کی تائید کی جبکہ واحد ملک امریکہ تھا جس نے اس کی مخالفت کی اور اس تجویز کو ویٹو کر دیا۔ امریکہ کا ویٹو پہلے سے متوقع تھا کیونکہ امریکہ پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ وہ مسٹر بطروس غالی کو آئندہ 4 سالہ مدت کے لئے اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل نہیں دیکھنا چاہتا۔

اقوام متحدہ میں امریکی مندوب مسز میڈیلین البرائٹ نے کہا کہ افریقی ممالک کو چاہئے کہ وہ اس عہدے کے لئے کوئی متفقہ امیدوار سامنے لائیں۔ یا چند امیدواروں کے نام بیان کریں تا کہ کسی سمجھوتے پر پہنچا جا سکے۔

مسٹر غالی کا تعلق مصر سے ہے وہ جب گزشتہ بار اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بنے تھے تو وہ پہلے افریقی باشندے تھے جو اقوام متحدہ کے تحت اقوام متحدہ کے اس عظیم عہدے پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس وقت امریکہ نے مسٹر بطروس غالی کی حمایت کی تھی۔

اب جبکہ غالی کے عہدے کی دوسری مدت کا سوال ہے تو امریکہ نے ویٹو کر دیا ہے۔ مسٹر غالی کے ایک ترجمان نے کہا کہ وہ اس موقع پر کچھ نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر غالی کہتے ہیں کہ کوئی شخص کس طرح سے ایک سپر طاقت کی مخالفت مول لے سکتا ہے۔ انہوں نے ایک دلچسپ بات کہی کہ اگر یہ کھیل کا میدان ہوتا تو مسٹر غالی اب تک آرام سے جیت چکے ہوتے مگر یہ کھیل نہیں بلکہ سیاست ہے۔ انہوں نے کہا کہ فٹ بال کے میدان میں کبھی یہ نہیں ہوا کہ ایک ٹیم نے 14 گول کئے ہوں اور ایک نے صرف ایک گول کیا ہو تو ایک گول والے کو فاتح قرار دے دیا جائے۔

مسٹر غالی نے کہا ہے کہ ان کے دوست کہتے ہیں کہ وہ مایوس نہ ہوں اور ڈٹے رہیں۔ مگر ان کا کہنا ہے کہ انہیں کوئی امید نظر نہیں آ رہی۔

خیال ہے کہ اب سیکرٹری جنرل کے عہدے پر کسی افریقی کی تقرری کا معاملہ ایک طویل جنگ میں بدل جائے گا۔ امریکہ کو چھوڑ کر باقی تمام ممالک مسٹر غالی کی حمایت میں ہیں۔ اور یہ شکست اب مسٹر غالی کی شکست نہیں رہی بلکہ ان میں سب ممالک کی شکست ہے جو غالی کے ساتھ ہیں۔ اس سے قبل کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سیکرٹری جنرل کے دوسرے انتخاب کا راستہ روکا گیا ہو۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

جس کو انڈا ہضم نہ ہوتا ہو اور دوسری تکلیفیں ہوں تو اس کو بے شک کلکیریا کارب ایک لاکھ میں دے دیں اور انڈے کے علاوہ اور بھی جو چیزیں ہضم نہیں ہوتی تھیں وہ ہضم ہونے لگ جاتی ہیں۔ نارمل ہو جاتی ہیں۔ Cholestrinum جو کولیسٹرول سے ہی بنی ہوتی ہے۔ یہ لمبا عرصہ ان مریضوں کو کھلایا ہے جن کو ہارٹ اٹیک ہو چکا ہے اور رجحان ہو کہ دوبارہ Clotting ہو گی۔ کولسٹرنیم جو کولیسٹرول سے ہی بنی ہوئی ہے یہ 30 یا اونچی طاقت میں بہت مفید ہے۔ لمبا عرصہ کھلانی پڑتی ہے۔

بعض دفعہ جس طرح اپنڈے سائٹس ہے اس کے لئے اپنڈکس کا نسخہ چاہئے فوری طور پر آئرس ٹینس اور آرنیکا اور برائیونیا یہ تین ملا کر دیں تو اپنڈکس کی علامتوں کو فوری طور پر قابو میں لاتا ہے۔ لیکن لمبا عرصہ نہیں چلے گا۔ دو تین دفعہ فائدہ دے دے گا اس کے بعد اگر اپنڈکس کا علاج مستقل نہ ہو تو پھر یہ نہیں کام کرتا۔

تو ہومیو پیتھک دوائیں سرجری کا بدل تو نہیں مگر سرجری نہ ہونے کے نتیجے میں جو خطرات ہیں ان میں بہت سہارا بنتی ہیں۔ فوری سرجری مہیا نہ ہو اس کا مکمل متبادل نہ ہونے کے باوجود اس کے خطرات کو کم کر دیتی ہیں۔

سلیشیا C.M کی ایک خوراک کان کے پردے کے سوراخ کے لئے بہترین دوائی ہے۔ سر میں اگر چوٹ لگے تو نیٹرم سلف 1000 اور آرنیکا 1000 یہ بہترین کمبی نیشن ہے میرے تجربے میں۔ لیکن اگر چوٹیں یا زخم زیادہ گہرے ہو چکے ہوں اور مسلسل بے ہوشی ہو تو اس میں اوپیم (Opium) بہت ضروری ہے۔ فوری طور پر اوپیم دی جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 8 تا 14 نومبر 1996ء ص 11)

بقیہ صفحہ 4

انہوں نے اور بھی زیادہ شدت کے ساتھ مسلمانوں کو دکھ دینا شروع کر دیا۔ دوسری طرف مسلمانوں نے جب نجاشی سے اس قدر نیک سلوک دیکھا۔ تو مکہ میں خبر بھیج کر دوسرے بھائیوں کو بھی اپنے پاس آنے کی دعوت دی چنانچہ اگلے سال علاوہ بچوں کے ایک سو ایک مرد عورت حبش میں جمع ہو گئے اور یہ حبش کی ہجرت ثانیہ کہلاتی ہے۔ یہ مہاجرین ایک عرصہ تک بڑے امن کے ساتھ حبشہ میں زندگی بسر کرتے رہے۔ مگر اکثر ہجرت یثرب کے قریب واپس آ گئے اور بعض جو باقی رہ گئے تھے وہ اس وقت واپس آئے جبکہ آنحضرت ﷺ جنگ خیبر سے واپس آ رہے تھے۔

بقیہ صفحہ 5

تھے۔ اور لنگر جاری ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ لنگر تین دن جاری رہا۔ اور اس طرح تین ہزار کے قریب مہمان کھانا کھاتے رہے۔ اس دوران مردوں کی گیارہ سو بیعتیں ہوئیں اور عورتوں کی دو سو بیعتیں ہوئیں کل تعداد تیرہ سو ہوئی۔

بقیہ صفحہ 5

ہمارے بد قسمت ملک پاکستان کی سب سے بڑی محرومی یہ ہے کہ عوام کی اکثریت ان پڑھ ہے۔ جس نے انہیں کالانعام بنا دیا ہے۔ علم نہ ہو تو زندگی جامد ہو جاتی ہے۔ انسان اور حیوان میں فرق ہی علم کا ہے۔ میرے نزدیک اگر پاکستان کی اکثریت پڑھی لکھی ہو جائے تو ان کے تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

جہالت اور عدم علم مذہبی تعصب کو بھی فروغ دیتا ہے۔ ان پڑھ آدمی مجبوراً جاہل "عالم دین" کی پناہ میں جاتا ہے اس کے نزدیک اس سے اسے علوم ملیں گے۔ روشنی ملے گی پاکیزگی ملے گی۔ لیکن ہوتا اس کے عین برعکس ہے۔ وہ خود بے علم ہے۔ روحانیت سے اسے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ خشک چند باتیں جنہیں وہ بزعم خویش روحانی علم کہتا ہے۔ اسے یاد ہیں۔ اپنے ظاہری شکل وصورت اور گلا پھاڑ تقریروں سے وہ عوام کو اپنے پنجہ میں کس لیتا ہے اور پھر انہیں اپنے مفاد کے مطابق چلاتا ہے۔ یہ سب اس لئے ہوتا ہے کہ عوام ان پڑھ ہیں۔ اگر وہ پڑھے لکھے ہوں تو عقل۔ منطق اور علم کو استعمال میں لاتے ہوئے اس کی تعلیم کے نیک و بد کو پہچان سکیں۔ اور خود فیصلہ کر سکیں گے کہ انہیں کس حد تک کس کی بات کے پیچھے چلنا چاہئے۔

پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ تعلیم ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس پر سب سے کم خرچ ہوتا ہے اور اس طرف سب سے کم توجہ دی جاتی ہے۔ اس کا ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ امراء اور خواص کے کے بچے ہی اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ملک میں مستقلاً ایک خاص طبقہ ہی حاکم اور مطلق العنان رہتا ہے۔ اور دن بدن ملک میں امیر و غریب کی تفریق بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ تفریق [illegible] تعصب والے کے مفاد میں ہے۔ وہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ امراء اور خواص کے ہاتھوں میں کھیل کر اور ان سے ذاتی مفادات حاصل کر کے غریب اور ان پڑھ عوام کو ان امراء اور خواص کے تابع فرمان بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ غریب کو اتنی مالی استعداد نہیں ہوتی کہ سکولوں اور کالجوں میں داخل ہو سکے۔

آپ اکثر یاد آتے ہیں۔ آپ کا ایک شعر جو تمام پٹھانوں کی محبت میں تھا۔ بہت پسند آیا۔ دوستی ہو تو ایسی۔ آج کی ڈاک سے ایک تصویر جو آپ نے ارسال کی ہے ملی ہے۔ اللہ آپ کو جزا دے۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مربی سلسلہ سیرالیون لکھتے ہیں۔

خاکسار کے دوسرے بیٹے عزیزم محمد غالب احمد کی قریب کی نظر بہت ہی کمزور ہو گئی ہے۔ اور اس وجہ سے پانچویں کلاس میں سکول چھوڑ دیا ہے۔ احباب کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو جو کہ واقف زندگی بھی ہے معجزانہ طور پر شفا عطا کرے۔

○ عزیز مکرم لئیق احمد ناصر ابن مکرم نثار احمد ناصر صاحب شیزان انٹرنیشنل لاہور متعلم ایف۔اے کا 13۔اپریل 1996ء کو اپنڈکس کا اپریشن ہوا تھا۔ جس کے بعد عزیز کے گردوں نے پوری طرح کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ ہفتہ میں دو دفعہ گردوں کی صفائی کروائی جاتی ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب امیر ضلع سانگھڑ کی بھتیجی عزیزہ مدیحہ بنت مظفر اقبال حال امریکہ بعمر ساڑھے چار سال گزشتہ ماہ چھت پر سے گر کر وفات پا گئیں عزیزہ کی بلندی درجات کے لئے اور سوگوار خاندان کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سلیم احمد مبشر صاحب آرکیٹیکٹ لکھتے ہیں کہ ان کے والد کیپٹن محمد احمد صاحب (مصطفیٰ آباد لاہور) مورخہ 96-11-20 بروز بدھ کو وفات پا گئے ہیں۔ آپ مکرم مولوی محمد تقی صاحب ربوہ و مکرم مولوی رمضان علی لندن کے بہنوئی تھے آپ موصی تھے اس لئے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر مکرم محمد افضل صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ زوجہ میاں بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے کوئٹہ ہسپتال میں چند دن بیمار رہنے کے بعد مورخہ 14۔ نومبر 1996ء بروز جمعرات رات ایک بجے بعمر 73 سال وفات پا گئیں۔ موصوفہ مکرم خالد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ضلع جھنگ کی والدہ محترمہ تھیں۔ 16 نومبر کو ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مکرم عزیز الرحمان خالد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم غلام مرتضیٰ صاحب بابت ترکہ مکرم محمد سعید کلیم صاحب)

مکرم غلام مرتضیٰ جاوید صاحب ابن مکرم محمد سعید کلیم صاحب حال مقیم جرمنی اور دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم محمد سعید کلیم صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 9/10 رقبہ ایک کنال واقعہ محلہ دار العلوم غربی ربوہ میں سے ان کا حصہ 10 مرلے بمطابق احکام د۔لنیہ ہمارے نام منتقل کیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ زبیدہ زینت صاحبہ (بیٹی)

(2) مکرم غلام مرتضیٰ جاوید صاحب (بیٹا)

(3) محترمہ ساجدہ نصرت صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ضرورت انسپکٹر

○ تحریک جدید کو چند انسپکٹران مال کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم میٹرک پاس سیکنڈ ڈویژن ہو دینی معلومات واجبی اور حساب سے دلچسپی اور تقریر کرنے کا ملکہ رکھنے والے مخلصین اپنی جماعت کے امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ حسب ذیل پتہ پر اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

چوتھے یہ کہ ان کو جھڑکو مت۔ کسی بات پہ بھی تلخ کلامی سے کام نہ لو۔

پانچویں یہ کہ ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔ چھٹے یہ کہ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو

ساتویں یہ کہ یہ عاجزانہ رویہ رحمت کے جذبہ سے تمہارے دلوں میں پیدا ہو یہ عاجزانہ رویہ جو تم اختیار کرو اس کی بنیاد رحمت کا جذبہ ہو۔ جس کا اظہار اس طرح کرو کہ ان کے لئے دعا کرتے رہا کرو (یہ آٹھواں ہے) کہ اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر۔

(از خطبہ 20۔ جولائی 1979ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 24- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے رجسٹرار نے پیپلز پارٹی کی حکومت بحال کرنے کے لئے بے نظیر بھٹو کی طرف سے دائرہ کردہ درخواست دوسری بار واپس کر دی ہے۔ اس دفعہ 6 نئے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ بے نظیر بھٹو کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن کے نام رجسٹرار سپریم کورٹ کی طرف سے لکھے گئے خط میں کہا گیا ہے کہ آپ نے تمام قابل اعتراض حصے میرے حکم سے اتفاق رائے نہ کرتے ہوئے اعتراض لگا کر حذف کئے ہیں۔ جس کی کوئی اہمیت نہیں جب تک کہ آپ میرے حکم کے خلاف جج سے چیمبر میں سماعت کی اپیل نہ کریں۔ سپریم کورٹ کے رول 5 کے تحت ہی یہ پٹیشن تمام قابل اعتراض حصے حذف کرنے کے لئے واپس کی گئی ہے اور آپ اس سے اتفاق کر چکے ہیں۔ اس لئے آپ کی دوبارہ داخل کی جانے والی پٹیشن بھی واپس کی جاتی ہے۔ سپریم کورٹ کے قواعد و ضوابط کے تحت ہر درخواست کا جائزہ لینا رجسٹرار کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ سپریم کورٹ نے اس اختیار کے استعمال کے ساتھ رجسٹرار کو تمام عدالتی اختیار دے رکھے ہیں۔ یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ الجہاد ٹرسٹ کی آئینی پٹیشن بھی رجسٹرار نے غیر متعلقہ مسائل اچھالنے کی بنیاد پر واپس کی تھی۔ جس کے بعد درخواست گزار نے جج کے چیمبر میں سماعت کے لئے اپیل کی تھی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ انہیں درخواست کی دوبارہ واپسی پر حیرت ہوئی۔ وہ اب تیسری درخواست دائر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے حکم کے خلاف اپیل کر کے وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ رجسٹرار انصاف کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ مسٹر اعتزاز احسن نے کہا کہ رجسٹرار نے اپنے تازہ خط میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ہم نے ان کے پہلے حکم کے مطابق درخواست پر لگائے گئے اعتراضات دور کر دیئے تھے۔ اس صورت میں تازہ درخواست کو پذیرائی نہ بخشنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ ہم نے پہلے فیصلے کے اعتراضات تسلیم کر لئے تھے اس لئے اس کے خلاف اپیل دائر کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ ہم وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ یاد رہے کہ 1993ء میں نواز شریف کی حکومت کی برطرفی کے خلاف اپیل 25- اپریل کو داخل کی گئی اور سپریم کورٹ کے فل بنچ نے 26- مئی 1993ء کو اس کا فیصلہ سنا دیا تھا۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایسے معاملات میں بڑی عجلت سے کارروائی اور فیصلہ ہونا چاہئے۔ ہم نے 13- نومبر کو درخواست دائر کی 19- کو ہمیں اعتراضات کے ساتھ واپس ملی 21- کو دوبارہ دائر کی وہ بھی واپس مل گئی۔ اب تیسری دفعہ کر رہے ہیں۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے راولپنڈی سے لاہور تک ٹرین کے ذریعے عوام سے رابطہ کا سفر کیا۔ اس دوران انہوں نے گجرات وزیر آباد، لالہ موسیٰ اور گوجرانوالہ میں خطاب کیا۔ جہلم میں خطاب نہیں کیا۔

○ لاہور پہنچنے پر محترمہ بے نظیر بھٹو کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ ریلوے اسٹیشن پر کارکنوں نے زبردست جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ چاروں طرف بے نظیر کی تصاویر اور بینرز لگے ہوئے تھے۔ کارکن پولیس کا گھیرا توڑ کر ڈبے کے قریب پہنچ گئے۔ پولیس نے ہلکا لاٹھی چارج کیا۔ ہجوم نے صدر کے خلاف زبردست نعرے بازی کی

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے لاہور میں کہا صدر کو اسمبلی توڑنے کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ پیپلز پارٹی توڑنے کی حکومتی سازش ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پھر برسر اقتدار آئیں گے۔ میں اپنا مقدمہ عوام کے پاس لائی ہوں۔ تاریخ لغاری کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ آخری فتح عوام کی ہو گی۔ کوئی خوف ہے نہ اقتدار کے پجاری کی ضرورت ہے۔ احتساب کے لئے تیار ہوں۔ لیکن یہ وہ کرے جس کا دامان صاف ہو۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے تک انتخابی مہم شروع نہیں کریں گے۔ صدر اور ان کے حواری انتقامی کارروائیاں کر رہے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مجھے یا بے نظیر کو آؤٹ کرنا حکومت کا نہیں عوام کا کام ہے۔ کسی حکومت کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ کسی فرد کو سیاست سے ہٹا دے۔ احتساب کے لئے آئینی طریق کار کے مطابق کمیشن اور عدالتیں موجود ہیں۔ انتخابات 3- فروری کو ہوں گے اور ہم جیتیں گے۔ مسلم لیگی افواہوں کا نوٹس نہ لیں۔ احتساب کے لئے آئینی طریقہ کار کے مطابق کمیشن اور عدالتیں موجود ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ نیا چیف الیکشن کمشنر تعینات کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر حکومت کا خاتمہ قانونی ہے یا غیر قانونی؟ یہ فیصلہ کرنا عدالتوں کا کام ہے۔ مجھے تو اتنا پتہ ہے کہ عوام نے جس طرح خوشیاں منائیں اور مٹھائیاں بانٹیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اب "وہ" کس منہ سے عوام میں آ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ منشور کی پابندی ہر مسلم لیگی کو کرنی پڑے گی۔ خواتین کے الیکشن لڑنے پر پابندی نہیں ہے۔

○ پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ میاں افضل حیات نے کہا ہے کہ گورنر سے اختیارات کا کوئی تنازعہ نہیں۔ پنجاب کابینہ کے ارکان اچھے لوگ ہیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے کہ مسلمان کی حیثیت سے مقررہ تاریخ پر منصفانہ الیکشن کرانے کا میں پابند ہوں۔ عوام مطمئن رہیں مقررہ تاریخ سے ایک دن بلکہ ایک گھنٹہ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی برطرفی تاخیر سے لیکن درست اقدام تھا۔ اشیاء ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ تکلیف دہ ہے۔ جلد ریلیف پیکیج کا اعلان کیا جائے گا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے باعث ہی مارشل لاء ختم ہوا اور آئین بحال ہوا۔ اس پر تنقید بلا جواز ہے۔ یہ قومی اسمبلی اور صدر ضیاء کے درمیان "سودے بازی" کے نتیجے میں اختیار کی گئی۔ چیف جسٹس نے یہ ریمارکس صدر اور حکومت کی طرف سے دائر کردہ ریفرنسوں کی سماعت کے دوران دیئے۔

○ وفاقی حکومت نے سابق حکومت کی طرف سے دائرہ کردہ ریفرنس نمبر 1 واپس لے لیا ہے۔

○ سخت محاصرے کے باوجود ٹھوکر نیاز بیگ سے سپاہ محمد کے رہنما فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ پولیس نے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ پولیس کو ایک گولی تک نہ ملی۔ نہ اسلحہ برآمد ہوا۔

○ پنجاب نگران کابینہ میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ چار نئے نگران وزرا نے حلف اٹھا لیا۔ نئے وزراء کے نام ہیں۔ سید افضل حیدر۔ سید ولایت حسین گردیزی۔ الٰہی داد نون۔ اور اسلم ڈاہر۔

○ صوبائی حکومت نے وٹو اور نکئی کے دور میں بھرتیوں کی فہرستیں طلب کر لی ہیں۔ سیاسی شخصیات کے نام بھی بتانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

○ چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی اور افواج کے سربراہوں نے نگران وزیر اعظم سے ملاقات کی۔

○ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر معراج خالد مجھ سے ملنا چاہیں تو میرے دروازے کھلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج قاضی حسین احمد اور پی پی کا موقف ایک ہو گیا ہے۔ عوام میں غنوی بھٹو کی حیثیت مرتضیٰ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ میرے اور آصف کے قتل کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ ساری کارروائی کا مقصد کٹھ پتلی وزیر اعظم کا چناؤ اور بھٹو خاندان کو سیاست سے باہر کرنا ہے۔

○ پنجاب میں سیکرٹریوں سمیت بڑے افسروں کے وسیع پیمانے پر تبادلے کر دیئے گئے ہیں۔

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ پارٹی کے منشور کا اعلان دو روز میں کر دیا جائے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے کہا ہے کہ پاکستان میں اسلامی شریعت کا نفاذ عدلیہ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اسلام میں شہادت سے قبل قسم کا تصور نہیں ہے۔

FARHAT ALI
JEWELLERS
& ZARI HOUSE
YADGAR ROAD RABWAH
PRO: GHULAM SARWAR TAHIR
AND SONS OF SHEIKHUPURA

مکان برائے فوری فروخت
دو کمرے، باورچی خانہ، سٹور، بیٹھک، برآمدہ، گیراج، ایک باتھ اٹیچ، ایک علیحدہ واٹر پمپ نلکا پانی بہترین ٹیلیفون کا ڈیمانڈ نوٹس ادا شدہ ساہیوال روڈ ۴۰ فٹ کی سڑک پر واقع۔ رابطہ کے لیے دن کے وقت فون نمبر 211842 بعد مغرب فون نمبر 212205 یا خود ملیں۔
محمد حنیف آف خوشاب محلہ نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ

تازہ مچھلی فرائی۔ اٹالین پیزہ
سادہ پیزہ۔ ایگ پیزہ۔ بیف پیزہ۔ چکن پیزہ۔ فش پیزہ
لذیذ چرغہ ہاؤس کالج روڈ ربوہ
فون : 918 رہائش : 212201

8 فٹ سائز سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ ۱۰۰٪ شاندار
(یعنی عام ۱۶ فٹ ڈش کے برابر)

• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش
• آزمودہ مشہور زمانہ
ونڈ سیٹ ریسیور نیا ماڈل
• گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور No 1 گارنٹی کیساتھ
فری فٹنگ • فری سروس • پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت۔
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
آپکی سہولت کیلئے ہمارے فون نمبرز

211274
04524 - 213123
537

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والوں کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ